سوال

(135)مال زکوٰۃ کس طرح دینی چاہیے۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہاں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی بعض بعض سیٹھ مال زکوٰۃ کو ہفتہ وار غرباء اور مساکین اور عام سائلین کو ایک ایک دو دو پیسے یا ایک ایک دو دو دمڑی کر کے دیتے ہیں، علی العموم اس خیرات کا دن جمعہ کا دن ہوتا ہے، سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں علی اختلاف البلاد والاحوال سائلین جمع ہوتے ہیں، اور یہ خیرات وصول کرتے ہیں، ۸بجے دن سے شام تک چکر لگانے پر آنے دو آنے چار آنے پاتے ہیں، زید کہتا ہے کہ زکوٰۃ کا مال اس طرح تقسیم کرنا نہیں چاہیے، کیونکہ اس طرح سال میں لاکھوں روپے خرچ ہو جاتے ہیں، مگر اس سے نہ کسی ضرورت مند کی حاجت پوری ہوتی ہے، اور نہ اس سے مسلمانوں کو قومی یا اقتصادی فائدہ ہوتا ہے، مال زکوٰۃ کی یہ تقسیم منشاء اسلام کے خلاف ہے، لہٰذا اس طریقہ کو بند کر کے غرباء و مساکین اور جملہ مستحقین کو سال میں ایک دفعہ یا دو دفعہ یک یک مشت رقم دینی چاہیے، تاکہ یہ مال صحیح مصرف میں آئے، اور لوگوں کی قومی اور اقتصادی حالت درست ہو سکے، ہاں جو لوگ مروجہ طریقہ پر خیرات کرنا چاہیں، انہیں چاہیے کہ اپنے ذاتی مال سے اس طرح خیرات کریں، مگر مال زکوٰۃ اس طرح خرچ نہ کریں، اب سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح مال زکوٰۃ خرچ کرنا یعنی ہفتہ وار دمڑی پیسہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہ نیت نیک جائز ہے، کیوں کہ ادائے زکوٰۃ کا حکم عام ہے، اس میں کسی قسم کی تنقید کرنے کی ضرورت نہیں۔ (اہل حدیث امرتسری ۱۴ اپریل : ۱۹۳۹ء)

شرفیہ :... یہ صحیح ہے، مگر طریق وہ بہتر ہے، جو عہد نبوی اور عہد خلفاء راشدین وغیرہ صحابہ تابعین سے ثابت ہے، لہٰذا وہی افضل ہے، جو عہد نبوی و صحابہ میں تھا۔ (ابو سعید شرف الدین دہلوی) (فتاویٰ ثنائیہ جلد اول ص ۴۴۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمائے حدیث

جلد 7 ص 269-270